رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا ط | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

# الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

### فہرست مضامین



میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام مسیح موعود)

جلد ۷ | ۱۶ ستمبر ۱۹۱۹ء | سہ شنبہ | مطابق ۲۰ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۷ | نمبر ۲۲

## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بخیریت ہیں ٭

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے صاحبزادہ میاں مظفر احمد کا بخار چندروز اُترا رہا ہے لیکن اب پھر ہو گیا ہے۔ احباب خاص طور پر عزیز کی صحت کے لئے دعا کریں۔

جناب حافظ روشن علی صاحب۔ پیر سراج الحق صاحب حافظ جمال احمد صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ میں گئے ہیں۔ جہاں سُنا گیا ہے پیر جماعت علی۔ مولوی ثناء اللہ اور مولوی ابراہیم وغیرہ آئے ہوئے ہیں۔ یہ وہی گاؤں ہے۔ جہاں کے قریباً ڈیڑھ سو اصحاب گذشتہ دنوں میں داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے تھے ٭

## الموعظۃ الحسنۃ

### حقیقی مُسلمان کا مقصد

حقیقی مسلمان کا یہ مقصد نہیں ہوا کرتا کہ اس کو خوابیں آتی رہیں۔ بلکہ اس کا مقصد تو ہمیشہ یہ ہونا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاوے۔ اور جہاں تک اس کی طاقت اور ہمت میں ہے۔ اس کو راضی کرنے کی سعی کرے۔ اگرچہ یہ سچ ہے۔ کہ یہ بات نرے مجاہدہ اور سعی سے نہیں ملتی۔ بلکہ یہ بھی خدا تعالےٰ کے فضل اور توفیق پر موقوف ہے۔ مگر اسمیں بھی کوئی شک نہیں کہ وہ رحیم کریم ایسا ہے۔ اگر کوئی اس کی طرف بالشت بھر آتا ہے تو وہ ہاتھ بھر آتا ہے۔ اور اگر کوئی معمولی رفتار سے اس کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔ غرض مومن کبھی ان باتوں کو اپنی زندگی کا آخری مقصد تجویز نہیں کرتا کہ اسے خواب آنے لگیں یا کشوف ہوں یا الہامات ہوں۔ وہ تو ہمیشہ یہی چاہتا ہے کہ خدا تعالےٰ اس سے راضی ہو جائے اور اس کے ساتھ موافقت تامہ ایسی ہو کہ یہ خدا سے راضی ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی مقادیر اور قضا سے راضی ہو جانا بھی سہل امر نہیں۔ یہ ایک مشکل اور تنگ راہ ہے۔ اس سے ہر کوئی گذر نہیں سکتا۔ پس جب انسان ان اغراض کو مدنظر رکھیگا کہ خدا تعالےٰ اس سے راضی ہو جاوے۔ اور وہ خدا تعالیٰ سے راضی ہو

جاوے۔ اور متقی اور مخلص مؤمن ہوکر اعمال صالحہ بجالاوے۔ تو ایسے لوگوں کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے جو معاملات ہُوا کرتے ہیں۔ اور جو سنت اللہ اس کی جاری ہے۔ وہ اس کے ساتھ بھی ضرور ہی ہوگی۔ اس کی خواہش کی حاجت ہی کیا۔ خود اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکہ یعنے جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اور پھر انھوں نے سچی استقامت دکھائی۔ یعنی ہر قسم کے مصائب اور مشکلات عسر یسر میں انہوں نے قدم آگے ہی بڑھایا۔ اور ہر قسم کے امتحانوں میں وہ پاس ہوگئے تو پھر اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان پر ملائکہ کا نزول ہوتا ہے۔ جو ان کو خوشخبریاں دیتے ہیں۔ کہ ہم تمہارے ولی ہیں۔ اور اس حیات دنیا میں تمہیں کوئی غم اور حزن نہ ہو گا۔

یا دوسری جگہ فرمایا۔ اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور۔

یعنے اللہ تعالےٰ مومنوں کا ولی ہوتا ہے۔ اور انہیں ہر قسم کی تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے میں نے ایسے لوگ دیکھے ہیں کہ جن کو اسیات کا ٹھرک ہوتا ہے کہ انہیں کشف ہو۔ اور بعض کشف قبور تسخیر وغیرہ بے ہودہ باتوں کی طرف توجہ کرتے ہیں مگر اپنے تجربہ سے کہتا ہوں۔ کہ یہ چیزیں کچھ بھی نہیں اصل بات یہی ہے۔ کہ انسان کا دل خدا تعالےٰ کی خالص محبت سے اس طرح پر لبریز ہو جاوے۔ جیسے کہ عطر کا شیشہ بھرا ہُوا ہو۔ اور خدا تعالےٰ اس سے خوش ہو جاوے۔ یہ مراد اگر مل جاوے تو اس سے بڑھکر اور کوئی مراد نہیں ہے۔ جب خدا تعالےٰ سے ایسا قرب اور تعلق ہو کہ اس کا دل اللہ تعالیٰ کا

تخت گاہ

ہو تو یہ نا ممکن ہے۔ کہ یہ اس کے انوار و برکات سے مستفیض نہ ہو۔ اور اس کا کلام نہ سُنے۔ اگر چاہتے ہو کہ اس کا کلام سُنو۔ تو اس کا قرب حاصل کرو۔ مگر یہ یاد رکھو کہ اصل مقصود تمہارا نہ ہو۔ ورنہ میرا اپنا یہی مذہب ہے کہ یہ بھی ایک قسم کا شرک ہوگا کیونکہ خدا کی رضا جوئی اور اسکی محبت کی غرض اصل تو یہ ہوئی کہ الہام ہو یا کشوف ہوں۔ اور پھر باریک طور پر اس کے ساتھ نفسانی غرض یہ ملی ہوئی ہوتی ہے کہ اس سے ہماری شہرت ہو۔ لوگوں میں ہم ممتاز ہوں اور ہماری طرف رجوع ہو۔ یہ باتیں منافی تعلقات میں ایک روک ہو جاتی ہیں۔ اور اکثر اوقات شیطان ایسے وقت پر قابو پالیتا ہے۔ کہ وہ باریک نفسانی غرض کو پالیتا ہے۔ پھر نفسانی خواہشیں بھی آنے لگتی ہیں۔ اور اس طرح پر آخر موقع پاکر شیطان ہلاک کر دیتا ہے اِسلئے نہایت امن کی راہ یہی ہے۔ کہ انسان اپنی غرض کو صاف کرے۔ اور خالصۃً رُو بخدا ہو۔ اس کے ساتھ اپنے تعلقات کو صاف کرے اور بڑھاوے اور وجہ اللہ کی طرف دوڑے۔ وہی اس کا مقصود اور محبوب ہو۔ اور تقوےٰ پر قدم رکھ کر اعمال صالحہ بجالاوے۔ پھر سنت اللہ اپنا کام آپ کریگی۔ اس کی نظر نتائج پر نہ ہو۔ بلکہ نظر تو اسی ایک نقطہ پر ہو اس حد تک پہنچنے کے لئے اگر یہ شرط ہو کہ وہاں پہنچکر سب سے زیادہ سزا ملیگی۔ تب بھی اسی کی طرف جاوے یعنے کوئی ثواب یا عذاب اس کی طرف جانے کا اصل مقصد نہو۔ محض خدا تعالےٰ ہی اصل مقصد ہو۔ جب وفاداری اور اخلاص کے ساتھ اس کی طرف آئیگا اور اس کا قرب حاصل ہو گا۔ تو یہ وہ کچھ دیکھیگا جو اس کے وہم و گمان میں بھی کبھی نہ گذرا ہوگا۔ اور کشوف اور خواب تو کچھ چیز ہی نہ ہونگے۔ پس میں تو اس راہ پر چلانا چاہتا ہوں۔ اور یہی اصل غرض ہے۔ اسی کو قرآن شریف میں فلاح کہا ہے۔

قد افلح من زکٰھا

الحکم ۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۶ء } حضرت مسیح موعود

---

# نظم

## مُسافر کا پیغام۔ بحیرہ عرب سے

## پیارے محمُود سے خطاب

نہ بھولا ہوں نہ بھولوں گا مری جاں تیری صورت کو<br>
تری من موہنی مورت۔ تری پاکیزہ سیرت کو

خبر لے اے مسیحا دم کہ میں ہوں نیم جاں بسمل<br>
پکڑتا ہے سمندر۔ آ۔ ترے بیمار الفت کو

ممائل حسن و احساں میں مسیحائے مبارک کے<br>
مرے محمود آ جلدی بدل مری نحوست کو

سفر لندن سواری "چین" کی۔ دل قادیاں میں ہے<br>
عرب کے پانیوں سے صاف کرتا ہوں کدورت کو

جناب ایم اے صاحب سے عزیزو! اتنا کہدیجو<br>
عداوت چھوڑ کر اب بھی بدل لیں اپنی حالت کو

یزیدی بن کے کیا لوگے بنو یارو حسینی تم<br>
ثواب جاہ کے بدلے پیو جام شہادت کو

الٰہی روشنی سے نیّر اسلام تاباں کی<br>
مُنوّر کر کے اک عالم مٹادے تو ضلالت کو

جہان عاشقی میں بندۂ مہر و وفا نیّر<br>
خدا کا فضل و احساں جانتا ہے اس خلافت کو

عبدالرحیم - نیّر

---

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

# الفضل

قادیان دار الامن والامان - مورخہ ۱۶ - ستمبر ۱۹۱۹ء - مطابق ۲۰ - ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام

## علمائے دیوبند اب مباہلہ سے بچنے کے لئے کسی قسم کی حیل و حجت سے کام نہ لیں

## اور

## جلد "مفہوم مباہلہ کی تشریح" اور "اثر مباہلہ کی نوعیت" شایع کریں۔

تین ماہ سے زیادہ عرصہ کی صلاح و مشورہ اور سوچ و بچار کے بعد علمائے دیوبند کی طرف سے ہمارے اشتہار نمبر ۸ مورخہ یکم جون سنہ ۱۹۱۹ء کا جواب ۹ ستمبر ۱۹۱۹ء کو ہمیں موصول ہُوا ہے۔ اس میں جہاں حسب معمول لفظی بحثوں میں پڑکر وقت ضائع اور کاغذ سیاہ کیا گیا ہے۔ وہاں خوشی اور مسرت کی بات ہے کہ مباہلہ تک پہنچنے کے لئے بہت سا راستہ طے کرتے ہوئے ان شرائط مباہلہ کو جن کا ہماری طرف سے مدت ہوئی۔ فیصلہ ہو چکا ہے۔ اگر طوعاً نہیں۔ تو کرہاً منظور کر لیا گیا ہے۔ چونکہ ہماری غرض علمائے دیوبند کو مباہلہ کی طرف لانا ہے۔ نہ کہ بے فائدہ باتوں میں پڑکر وقت ضائع کرنا جیساکہ اسوقت تک کے ہمارے اشتہارات کو پڑھنے والے اہل نظر اصحاب سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس لئے ہم ان سب باتوں سے قطع نظر کرتے ہوئے جو محض اشتہار کو طول دینے کی غرض سے لکھی گئی ہیں۔ اور جنمیں پڑنے کا کچھ بھی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ اصل امر کے متعلق مختصر طور پر لکھنا چاہتے ہیں۔ تاکہ جلدی مباہلہ قرار پا سکے۔

جو اصحاب علمائے دیوبند کی طرف سے شائع ہونیوالے اشتہارات کا مطالعہ کرتے رہے ہیں۔ وہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان اشتہارات میں سارا زور مباہلہ کی بجائے مناظرہ پر ہی صرف کیا جاتا تھا۔ جسے ہم نے بھی بڑی خوشی کے ساتھ منظور کر لیا تھا۔ اور مباہلہ کے ساتھ اس کے شرائط بھی طے ہو رہے تھے۔ لیکن اب یہ بات نہایت ہی حیرت اور تعجب سے سُنی جائیگی۔ کہ علمائے دیوبند اپنے آخری اشتہار میں مناظرہ کو غیر ضروری قرار دے کر صرف مباہلہ پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ اور صاف الفاظ میں لکھ دیا ہے کہ

> "ہم بغیر مناظرہ ہی مباہلہ کے لئے آمادہ ہیں۔ جماعت قادیان بھی اب مناظرہ کے خدشہ کو دل سے نکالکر اس مباہلہ کے لئے تیار ہو جائے۔ جس کے لئے بلا عاقبت بینی نہایت بہادری اور جرأت علی اللہ کے ساتھ آمادگی ظاہر کرتے تھے۔"

ہمارے دل میں خدا کے فضل سے مناظرہ کا خدشہ نہ کبھی پہلے پیدا ہوا ہے۔ اور نہ اب پیدا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ہم نہایت جلی الفاظ میں عرصہ ہُوا۔ لکھ چکے ہیں کہ:۔

> "ہم مباہلہ اور مناظرہ دونوں کے لئے تیار ہیں۔"
> (دیکھو ہمارا اشتہار نمبر ۳)

اور اب بھی علی الاعلان یہی کہتے ہیں۔ لیکن اگر علمائے دیوبند خود تجویز کردہ مناظرہ سے اب عاقبت اندیشی کے خیال سے بچنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں بھی اسپر زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں۔ اور پھر اس صورت میں جبکہ وہ اعلان کر چکے کہ علمائے دیوبند نے بطریق اپنی ذاتی تحقیق کے حضرت مسیح موعود کے متعلق پہلے سے جو یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ آپ نعوذ باللہ کافر ہیں۔ اسپر وہ "اس وقت تک علیٰ وجہ البصیرۃ قائم ہیں۔" مناظرہ کی چنداں ضرورت بھی نہیں۔ پس ہم علمائے دیوبند کو مباہلہ سے قبل مناظرہ کرنے کے لئے مجبور نہیں کرنا چاہتے

اور جس طرح وہ کہتے ہیں۔ اسی طرح کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اگر وہ مناظرہ کی طرف پھر رجوع کرنا چاہتے ہوں۔ تو ہم بھی اپنے پہلے اعلانوں کے مطابق ان سے مناظرہ کرنے پر تیار ہیں۔ بشرطیکہ کوئی ایسی صورت وہ منظور کریں۔ جس سے مناظرہ کے بعد مباہلہ ضرور ہو جاوے۔ ایسی ہر ایک معقول صورت ہمیں منظور ہوگی ٭

اب رہا مباہلہ اس کی شرائط علمائے دیوبند کی طرف سے مان لینے کی ہمیں اس قدر خوشی اور مسرت ہوئی ہے۔ کہ ہم بیان نہیں کر سکتے۔ کاش! علمائے دیوبند کے قائم مقام پہلے ہی جرأت اور دلیری سے کام لیتے۔ تا شرائط کے منوانے میں ہمارا نہ تو اسقدر وقت ضائع ہوتا۔ اور نہ اسقدر تکلیف اٹھانی پڑتی ٭

شرائط کی منظوری پر خوشی کا اظہار کرنے کے بعد ہم یہ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ شرط نمبر ۱ کے متعلق (جو کہ علمائے دیوبند کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارے نزدیک نہایت ضروری اور اہم ہے) ہماری نسبت جو یہ کہا گیا ہے کہ:۔

"ہمیں اس کی ضرورت نہیں کہ آپ سے پانچ ہزار روپیہ جمع کرائیں"

اس کے لئے ہم نہایت ہی شکر گذار ہیں۔ لیکن آپ لوگوں کے نہیں بلکہ اس خدا تعالیٰ کے جس نے ہماری راست بازی اور دیانتداری کو دنیا پر اسقدر واضح اور نمایاں کر دیا ہے کہ آپ ایسے مخالفین بھی ہم پر بھروسہ اور اعتماد کرنے کے لئے تیار اور آمادہ ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک ٭

شرائط مباہلہ کی منظوری کا اعلان کرنے کے بعد دو ایسے امر ہمارے ذمہ لگائے گئے ہیں۔ جن کو دیکھ کر خدشہ پیدا ہوتا ہے کہ انہی کے طے کرنے میں سارا کیا کرایا ضائع نہ ہو جائے لیکن ہم ان کے تصفیہ کا نہایت آسان طریق پیش کرتے ہیں۔ اگر علمائے دیوبند فی الواقعہ مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ اور نیک نیتی کے ساتھ شرائط کو منظور کرنے کا انہوں نے اعلان کیا ہے۔ تو امید ہے وہ بہت جلدی اس طریق پر کاربند ہو کر مباہلہ کر لینگے ٭

امر اول ہمارے ذمہ یہ لگایا گیا ہے کہ:۔

"مفہوم مباہلہ کی تشریح حسب اصول مرزا صاحب کیجئے جس کی تشریح کے بدون مباہلہ اپنے حقیقی معنی میں منعقد نہیں ہو سکتا"

دوم یہ کہ:۔

"اثر مباہلہ کی نوعیت کو ایسی طرح بیان کر دے جس سے اس کا فیصلہ کن ہونا معلوم ہو جائے"

ان کے متعلق اول تو یہ دریافت طلب امر ہے کہ جب مباہلہ فریقین کے لئے مساوی حیثیت رکھتا ہے۔ تو ان امور کو صرف ہمارے ہی ذمہ کیوں لگایا گیا ہے کیا جس طرح ہم اپنے آپ کو حق پر سمجھتے اور اپنے مخالفین پر اثر مباہلہ مترتب ہونے کا یقین رکھتے ہیں۔ اسی طرح علمائے دیوبند اہل حق ہونے کا دعوے نہیں کرتے۔ اور ہم پر مباہلہ کا اثر ہونے کا خیال نہیں رکھتے ہیں۔ اور اگر رکھتے ہیں (جیسا کہ ان کے اشتہار نمبر ۱ میں ان کا اپنے آپ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے منصب کا وارث اور ہمیں نصاریٰ نجران کے مشابہ ٹھہرانے سے ظاہر ہے۔ تو ان امور کی تشریح کرنا جسطرح ہمارے لئے ضروری ہے اسی طرح خود ان کے لئے بھی ضروری ہے۔ پس جبکہ انہوں نے ان امور کی تشریح ضروری بھی ہے۔ اور ان کے نزدیک اسکے بغیر مباہلہ اپنے حقیقی معنے میں منعقد ہی نہیں ہو سکتا۔ تو ان کا فرض تھا کہ بات کو طوالت سے بچانے کے لئے پہلے خود ان دونوں امروں کی تشریح کرتے اور پھر ہم سے مطالبہ کرتے۔ لیکن تعجب ہے۔ ایک طرف تو وہ خود خاموشی اختیار کر کے ہم سے ایسے امور کی تشریح کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جن کے بغیر بقول ان کے مباہلہ حقیقی معنوں میں منعقد ہی نہیں ہو سکتا۔ اور دوسری طرف اسی مضمون کو تمام مباحث کو ختم کر کے آخر مرحلہ مباہلہ تک پہنچا دینے والا قرار دیتے ہیں۔ چونکہ ہم بھی مزید مباحثہ کا باب نہیں کھولنا چاہتے۔ اس لئے ایک آسان طریق پیش کرتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ جبکہ علمائے دیوبند کو ان امور کی تشریح و توضیح کی ضرورت پیش آئی ہے تو پہلے وہ خود مفہوم مباہلہ کی تشریح اپنے اصول کے مطابق کریں۔ نیز اثر مباہلہ کی نوعیت کو ایسی طرح بیان کر دیں جس سے اس کا فیصلہ کن ہونا معلوم ہو جائے۔ اس کے متعلق انہیں اختیار ہو گا کہ جو چاہیں لکھیں۔ ہم اس اشتہار کے جواب میں انکے بیان پر جرح و تنقید کر کے بات کو طول نہ دینگے۔ بلکہ جس دن وہ اشتہار ہمارے پاس پہونچیگا اس سے تین دن کے اندر اندر ہمارے نزدیک جو مفہوم مباہلہ کی تشریح اور اثر مباہلہ کی نوعیت ہے۔ اسے چھاپ کر ان کی خدمت میں بھیجدینگے۔ اگر ہمارے بیان کو انہوں نے تسلیم کر لیا۔ تب تو کچھ بحث کی ضرورت نہ رہیگی۔ اور اگر انہوں نے اس کو قبول نہ کیا۔ بلکہ اس پر معترض ہوئے تو ہم بھی مجبوراً مفہوم مباہلہ و اثر مباہلہ مطابق عقائد فریقین پر کچھ لکھنے کے لئے مجبور ہونگے۔ ہم اپنے اسی اشتہار میں جس میں اثر مباہلہ اور مفہوم مباہلہ کی تشریح کرینگے اور یہ بھی لکھ دینگے۔ کہ علمائے دیوبند اپنا پانچ ہزار روپیہ بطور ضمانت کس شخص کے پاس جمع کرائیں۔

پس علمائے دیوبند کو چاہیئے کہ جسقدر جلدی ہو سکے۔ مفہوم مباہلہ اور اثر مباہلہ کو جو ان کے نزدیک رونما ہونا چاہیئے۔ بیان کر دیں۔ تا کہ جلدی یہ امور طے ہو کر مباہلہ قرار پا سکے۔

## شرائط مباہلہ جو ہمارے اور علمائے دیوبند کے درمیان طے ہو چکی ہیں

ذیل میں ان شرائط کو درج کیا جاتا ہے۔ جو جرح و قدح کے بعد فریقین کے مابین

طے ہو چکی ہیں۔ اور جن کے مطابق انشاء اللہ تعالےٰ مباہلہ کی کارروائی ہوگی۔

(۱) ضروری ہوگا۔ کہ مولوی محمد احمد صاحب جنکے ہر ایک فعل کا اپنے اوپر حجت ہونا اور ان کی کامیابی یا ناکامی کو علمائے دیوبند نے اپنی کامیابی یا ناکامی تسلیم کر لیا ہے۔ تمام علمائے دیوبند کے قائم مقام کی حیثیت سے اس مباہلہ میں شامل ہوں۔ جن کی شرکت کل علمائے دیوبند کی شرکت سمجھی جائیگی اور جماعت احمدیہ کی طرف سے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا

**بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ**

شامل ہونگے۔ ہاں جائز ہوگا کہ جن احمدیوں کو امام جماعت احمدیہ مباہلہ میں شامل ہونے کی اجازت دیں وہ شامل ہو سکیں۔ اسی طرح مولوی محمد احمد صاحب اپنے لوگوں میں سے جسکو شرکت کی اجازت دینگے۔ وہ شریک ہو سکیگا۔

(۲) علمائے دیوبند کا قائم مقام کھڑے ہو کر حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت اور مسیحیت کے متعلق جو ثبوت اور دلائل حضرت مرزا صاحب اور آپ کی جماعت کی طرف سے پیش ہو چکے ہیں۔ ان کی تردید میں تقریر کریگا اس کے بعد جماعت احمدیہ کا مسلمہ قائم مقام اس کے خلاف تقریر کریگا۔ اگر اس کے بعد بھی علمائے دیوبند اپنے خیالات پر مصر ہوں۔ تو اسی وقت اسی مقام پر حضرت مرزا صاحب کی مسیحیت اور نبوت پر فریقین میں مباہلہ ہو گا۔ اور وقت دعا مباہلہ ایک گھنٹہ ہو گا۔

(۳) یہ مباہلہ بشمول ان تقریروں کے جن کا ذکر شرط نمبر ۲ میں ہے۔ لدھیانہ میں ہو گا۔

(۴) مکان مباہلہ کے جو اخراجات ہونگے۔ وہ فریقین پر نصف نصف پڑینگے۔

(۵) ضروری ہو گا کہ قیام امن کے لئے سرکاری انتظام کرایا جائے۔ اور اگر اس کے سوا بھی کچھ اخراجات ہوں۔ تو وہ بھی فریقین کو بحصہ مساوی ادا کرنے پڑینگے۔

(۶) داخلہ مکان مباہلہ میں بذریعہ مصدقہ ٹکٹوں کے ہو گا۔ اور فریقین جن لوگوں کو قابل اعتماد سمجھیں گے۔ ان میں بطور خود ٹکٹ تقسیم کرینگے۔ اور ہر فریق ان لوگوں کی طرف سے امن کا ذمہ دار ہو گا۔ جن کو وہ ٹکٹ دیکر داخل کرے گا۔ ہم اپنے لئے ایک ہزار ٹکٹ کافی سمجھتے ہیں۔ علمائے دیوبند کا قائم مقام اپنے حلقہ میں اپنی ذمہ واری پر جسقدر عام مشتاقین کو شریک کرنا چاہے۔ مصدقہ ٹکٹوں کے ذریعہ داخل کر سکتا ہے۔ اس کے لئے جس قدر مصدقہ ٹکٹوں کی اُسے ضرورت ہوگی ہم اسی قدر ٹکٹوں پر دستخط کر کے دیدینگے۔ اسی طرح اگر ہزار سے زیادہ ٹکٹوں کی ہمیں ضرورت محسوس ہوئی۔ تو ہم بھی ٹکٹوں کی تصدیق کرا سکینگے۔ غرض جلسہ میں کوئی ایسا شخص داخل نہیں ہو سکیگا جس کے پاس طرفین میں سے کسی طرف کا ٹکٹ نہیں ہو گا۔

(۷) مکان جس میں مباہلہ ہو گا۔ دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا تاکہ ہر فریق کے آدمی بآسانی علیحدہ علیحدہ بیٹھ سکیں۔

(۸) امن قائم رکھنے کے لئے ایک ایک ناظم دونوں فریقوں میں سے اور ایک تیسرا ناظم جو کسی فریق سے تعلق نہ رکھتا ہو۔ لیکن دونوں فریقوں کے اتفاق سے منتخب کیا گیا ہو۔ مقرر ہوں گے۔ ان تینوں کا فرض ہو گا۔ کہ دونوں فریق سے طے شدہ شرائط کی پابندی کرائیں۔ اگر کسی انتظامی امر میں فریقین کے ناظمین میں اختلاف ہو تو تیسرے ناظم کا فیصلہ تسلیم کیا جائے گا۔

(۹) کسی فریق کو حق نہیں ہو گا۔ کہ یہ کہہ سکے۔ کہ تقریروں کے بعد (جن کا ذکر شرط نمبر ۲ میں ہے) مباہلہ کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اگر ایک فریق مباہلہ پر مصر ہو۔ تو دوسرے کو لازماً مباہلہ کرنا ہو گا۔ سوائے اس حالت کے کہ وہ دوسرے فریق کے خیالات سے اتفاق کا اعلان کردے۔

(۱۰) فریقین کی طرف سے جو لوگ مباہلہ میں شامل ہونگے۔ ان کی فہرست بمعہ مفصل پتوں کے تاریخ مباہلہ سے ایک ماہ پہلے فریقین لکھ کر دیدینگے۔ تاکہ ان کے متعلق اطمینان کیا جا سکے۔

(۱۱) مولوی محمد احمد صاحب ہمیں یہ تحریر تاریخ مُباہلہ سے کم از کم ایک ہفتہ قبل لکھ کر دے دینگے۔ کہ اگر وہ بوقت معین مقام مقررہ پر نہ آئے۔ یا تقریروں کے بعد انہوں نے مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا (بجز اس کے کہ اپنے عقائد سے دست بردار ہونے کا اعلان کردیں) تو وہ ہمیں بطور ہرجانہ پانچ ہزار روپیہ ادا کرینگے۔ جو ہمارے اطمینان کے لئے پہلے سے ہی ہمارے منتخب کردہ شخص کے پاس جمع کرا دینگے۔ اسی قسم کی تحریر ہم بھی لکھ کر دینے کے لئے آمادہ ہیں۔ لیکن علمائے دیوبند نے اپنے اشتہار نمبر ۲ مورخہ ۲۔ ستمبر ۱۹۱۹ء میں اعلان کر دیا ہے۔ کہ انہیں ہم سے ایسی تحریر لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۱۲) مکان مباہلہ اور دیگر انتظامات کے لئے ہر فریق اپنا ایک ایک وکیل مقرر کرے گا۔ اور وہ دونوں مل کر ان اُمور کا مناسب انتظام کرینگے۔

(۱۳) مباہلہ کی تاریخ مقرر ہونے پر ہر ایک فریق مصدقہ شرائط کی ایک ایک نقل اپنے دستخطوں سے دوسرے فریق کے حوالہ کر دیگا۔ جس کے بعد کسی فریق کو ان شرائط میں کمی بیشی یا تغیر و تبدل کا اختیار نہ ہو گا۔

(۱۴) مباہلہ کے بعد فریقین کے مُسلّمہ قائم مقاموں کے دستخطوں سے وقوع مباہلہ کا اعلان معہ فہرست مباہلین اخبارات میں شائع کرنا ہوگا ؎

(۱۵) اثر مباہلہ کے ظاہر ہونے کا یوم مباہلہ سے ایک سال کے عرصہ تک انتظار کیا جائے گا ۔ خواہ سال کے کسی حصہ میں ظاہر ہو ۔ اس سے قبل اور بعد کا کوئی واقعہ لائق حجت نہ ہوگا ؎

(۱۶) مولوی محمد احمد صاحب اور امام جماعت احمدیہ پر اپنے ابناء و نساء کا مباہلہ میں شامل کرنا واجب ہوگا ۔ اور باقیوں کے لئے جائز ؎

(۱۷) مولوی محمد احمد صاحب کی طرف سے مذکورہ بالا شرائط کی تصدیق ہونے پر ایک ماہ بعد کی کوئی تاریخ مباہلہ کے لئے مقرر کی جائیگی ؎

یہ شرائط ہم نے اس لئے شائع کردئے ہیں کہ علمائے دیوبند کے قائم مقام جو اپنے مختلف اشتہاروں میں ان کے تسلیم کرنے کا اقرار کر چکے ہیں ۔ مولوی محمد احمد صاحب انکی یکجائی طور پر تصدیق کر دیں ۔ نیز اس لئے بھی کہ بعض شرائط مثلاً شرط نمبر ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۷ ۔ جن پر عملدرآمد کرنا پہلے سے ضروری ہے ۔ ان کے مطابق کارروائی کرنے کی طرف مولوی محمد احمد صاحب کو توجہ دلائیں ۔ پس وہ مہربانی کرکے بہت جلدی ان امور کا فیصلہ کر دیں تاکہ مباہلہ کے متعلق ضروری انتظام شروع ہو جائے ؎

خاکسار

غلام نبی عفا اللہ عنہ - ایڈیٹر الفضل قادیان دار الامان

(ضلع گورداسپور)

۸ - ستمبر ۱۹۱۹ء

مطابق ۱۲ - ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ

علےٰ صاحبہا التحیۃ والسلام

میں اس تحریر سے متفق ہوں اور اسکی تصدیق کرتا ہوں ؎

خاکسار مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح ثانی)

# محکمہ ہائے نظارت کے متعلق ضروری اعلان

(۱)

چونکہ سلسلہ کے کاروبار اور ضروریات کو آسانی کے ساتھ سرانجام دینے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے کام کو مختلف صیغوں میں تقسیم فرمادیا ہے اور ہر ایک صیغہ کا علیحدہ علیحدہ ناظر مقرر ہے ۔ اس لئے احباب کو چاہیئے ۔ کہ جو کام جس صیغہ کے متعلق ہو ۔ اسی صیغہ کے ناظر سے اس کے بارے میں خط و کتابت کیا کریں ۔ ذیل میں صیغہ جات اور ان کے انچارج اصحاب کے نام درج کئے جاتے ہیں

**ناظر امور عامہ** - حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے ہیں ۔ اور اس صیغہ کے سپرد (۱) جماعت کے فارغ اشخاص کے لئے مناسب وجہ معاش تلاش کرنا اور اس کام میں ضروری مدد پہنچانا ۔ احمدی طلباء کو جو سکولوں اور کالجوں میں تعلیم پاتے ہیں ۔ ان کو ان لائنوں کا علم دینا جنہیں ان کے لئے کامیابی کی زیادہ امید ہو سکتی ہے ۔ (۲) گورنمنٹ کے ساتھ جماعت کے تعلقات اور ضروریات کے متعلق خط و کتابت کرنا ۔ (۳) دیگر اقوام کے ساتھ جماعت کے تعلقات کی نگہداشت کرنا (۴) سلسلہ کے اندرونی اور بیرونی مخالفین کی مخالف کوششوں کا خیال رکھنا (۵) جماعت کی تجارتی ترقی کی کوشش کرنا ۔ احمدیہ سٹور قادیان اسی شاخ سے تعلق رکھتا ہے (۶) جماعت کی زراعتی ۔ صنعتی ۔ ترقی کی تدابیر سوچنا اور ان پر عمل کرانا (۷) اقوام جرائم پیشہ کی اصلاح کی کوشش کرنا (۸) احمدیوں میں انتظامی جھگڑوں کا تصفیہ ۔ احمدی افراد کی مختلف قسم کی امداد ۔ رشتے ناطوں میں فریقین کے لئے سہولت بہم پہنچانا ۔ جو احمدی کسی قسم کی مشکلات میں ہوں ۔ ان کی مدد کرنا ۔ اموات پر پسماندگان کی خبرگیری وغیرہ وغیرہ ؎

ان امور اور ان سے تعلق رکھنے والی دیگر باتوں کے متعلق ناظر صاحب امور عامہ کے ساتھ خط و کتابت کرنی چاہیئے ؎

**ناظر تالیف و اشاعت** - مولوی رحیم بخش صاحب ایم ۔ اے ۔ بی ۔ ٹی ہیں ۔ اور اس صیغہ کا کام (۱) تبلیغ بذریعہ مبلغین (۲) تبلیغ بذریعہ خط و کتابت (۳) اشاعت کتب و رسائل ہے ۔ پس مباحثہ یا مناظرہ یا جلسہ کیلئے واعظین کو بھیجنا ۔ یا کسی مخالف کتاب یا رسالہ یا اشتہار کا جواب شائع کرنا اسی صیغہ کے متعلق ہے ۔ اس بارے میں اسی صیغہ سے خط و کتابت ہونی چاہیئے ؎

**ناظر تعلیم و تربیت** - مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ہیں ۔ مختلف مقامات پر سکولوں کا جاری کرنا اور انکی نگرانی کرنا ۔ اور جماعت کی دینی اور دنیوی تعلیم کی تدابیر سوچنا اور انکو عمل میں لانا اس صیغہ کا کام ہے ؎

**ناظر بیت المال** - مولوی عبد المغنی صاحب ہیں ۔ ہر قسم کی رقوم اور حساب کے متعلق خط و کتابت ان سے ہونی چاہیئے ؎

اُمید ہے کہ احباب ان امور کو یاد رکھینگے اور خط و کتابت کرتے وقت جس صیغہ سے کسی امر کا تعلق ہوگا ۔ اسی صیغہ کے ناظر کو لکھیں گے ۔ خاکسار شیر علی عفا اللہ عنہ ۔ ناظر اعلیٰ محکمہ نظارت جماعت احمدیہ ؎

# خطبۂ جمعہ

## دُعائیں قبول ہونے کا خاص دن

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ ستمبر ۱۹۱۹ء

میرا منشاء تو آج بہت کچھ سنانے کا تھا۔ مگر جمعہ پڑھنے کے لئے آنے سے تھوڑی ہی دیر پہلے سردرد کی شکایت ہو گئی ہے۔ اسلئے مختصر طور پر ہی اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ

### آج کا دن

دعاؤں کی قبولیت کے لئے خاص خصوصیت رکھتا ہو یہ ایک افسوس کی بات ہے۔ کہ اس زمانہ میں جہاں ظاہری علوم کی ترقی ہوئی ہے۔ وہاں لوگوں کی بدقسمتی سے روحانی علوم میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ اور جوں جوں لوگ ظاہری علوم سے زیادہ واقف ہوتے جاتے ہیں۔ خواہ وہ علوم کسی یورپین زبان میں نہ ہوں۔ بلکہ اسی زبان میں ہوں۔ جسمیں خدا کا آخری کلام شریعت کے رنگ میں نازل ہوا ہے۔ تاہم لوگ اپنی بدقسمتی اور زمانہ کی رو اور شیطان کے آخری حملہ کے اثر سے ان روحانی باتوں کو جو ان کی محدود عقل میں نہیں آسکتیں۔ چھوڑتے جاتے ہیں۔ اور اب تو یہاں تک حالت ہو گئی ہے کہ جو ذرا کوئی ایک دو کتابیں پڑھ لیتا ہے۔ وہ سمجھ لیتا ہے کہ مجھ میں خدا تعالےٰ کی بتائی ہوئی اور رسول اللہ کی فرمائی ہوئی باتوں پر تنقید کرنے کا مادہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور اگر خوش قسمتی یا بدقسمتی سے کچھ زیادہ علم پڑھ لیتا ہے۔ تو پھر تو تنقید کرنے تک ہی اپنی قابلیت کو محدود نہیں

رکھتا۔ بلکہ خدا تعالےٰ کو املا کرانے کا بھی اپنے آپکو مستحق سمجھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ خدا کو اس طرح نہیں۔ بلکہ اس طرح کہنا چاہیئے تھا۔ اس کا

### نتیجہ یہ ہے

کہ شریعت کے بہت سے احکام جو اپنی کم عقلی اور روحانیت کی کمزوری کی وجہ سے لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتے ان کا اگر اپنے آپ کو مذہب کا پابند ظاہر کرنے کے لئے انکار نہیں کرتے۔ تو ان پر عمل بھی نہیں کرتے اور ان کے صحیح اور درست ہونے کا اعتقاد بھی نہیں رکھتے۔ حالانکہ وہ صداقتیں ہیں۔ لیکن جب تک

### رُوحانی علوم

میں ملکہ حاصل نہ ہو۔ اسوقت تک وہ سمجھ میں نہیں آسکتیں گو یہ صداقتیں ایمانیات سے تعلق نہیں رکھتیں یعنی ایسی نہیں کہ جن پر ایمان لانے کے بغیر نجات نہ ہو سکے مگر اسمیں شک نہیں کہ وہ صداقتیں ضرور ہیں۔ ہاں وہ اُمور جنپر

### نجات کا دارومدار

ہے۔ وہ ایسی صورت میں پیش کئے گئے ہیں کہ جن کو ہر انسان ادنےٰ سے ادنےٰ عقل رکھنے والا بھی سمجھ سکتا ہے۔ مگر بعض ایسے امور ہیں جو ایمانیات سے وابستہ نہیں بلکہ ایسے ہیں۔ جو محض یقین کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں یا اعمال کے ساتھ۔ ان میں بہت سی ایسی باتیں پائی جاتی ہیں۔ جو

### ظاہری علم

کے ذریعہ انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتیں۔ بلکہ ان کے سمجھنے کے لئے رُوحانی علم کی ضرورت ہوتی ہے۔

مجھے اس حد بندی کی ضرورت اسلئے پیش آئی ہے کہ کوئی یہ نہ کہے کہ اگر ہمارے مذہب میں بھی بعض ایسی باتیں پائی جاتی ہیں۔ جو ظاہری علم اور عقل کے ذریعہ سمجھ میں نہیں آتیں۔ تو پھر ہم عیسائیوں پر کیا اعتراض کر سکتے ہیں کہ تمہاری مذہبی باتیں عقل میں نہیں آتیں۔ بس اصل بات یہ ہے کہ جن امور پر نجات کا دارومدار ہے۔ ان کے متعلق ضروری ہے کہ سمجھ میں آئیں۔ کیونکہ اگر وہ کسی کے سمجھ میں ہی نہ آئیں۔ تو ان پر عمل کس طرح کیا جا سکے۔ لیکن بعض ایسی باتیں جن سے

### رُوحانی مدارج

میں ترقی حاصل ہوتی ہے۔ انکی سمجھ اسی وقت آتی ہے جبکہ کسی قدر روحانی استعداد حاصل ہو جاتی ہے۔ جن باتوں پر نجات کا دارومدار ہے۔ ان کو تو ایسا ہی سمجھنا چاہیئے۔ جیسا کہ بچوں کے پڑھنے کا ابتدائی قاعدہ ہوتا ہے۔ اسپر بچہ کو الف ب پڑھاتے اور سمجھاتے ہوئے کوئی دلیل دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ بغیر اسکے وہ سمجھ سکتا ہے۔ اسی طرح اسلام میں وہ اُمور جن پر نجات کا دارومدار ہے۔ ان کو تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ ہاں جس طرح بعض ضدی بچے الف کو ب اور ب کو الف کہدیا کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی ضدی اور ہٹ دھرم انسان کہے کہ خدا ایک نہیں ہے اور دلائل سے بھی نہ مانے۔ یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کو ظاہری دلائل سے بھی تسلیم نہ کرے تو اسے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ مگر خدا تعالےٰ کی خدائی اور رسول کریم کی صداقت کے ایسے صاف اور واضح دلائل ہیں۔ کہ جنہیں معمولی سے معمولی عقل کا انسان بھی بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں روحانیت سے تعلق رکھنے والی ایسی باتیں ہیں کہ جنہیں وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ جو روحانیت میں کچھ نہ کچھ دخل رکھتے اور جنہیں کسی حد تک روحانی مدارج حاصل ہوتے ہیں ورنہ ظاہری دلائل سے وہ نہیں سمجھائی جا سکتیں مثلاً قرآن کریم کی آیتوں کے جو خاص اثرات ہیں۔ ان کو نہ تو سمجھایا جا سکتا ہے۔ اور نہ کوئی روحانیت سے بے بہرہ انسان انہیں سمجھ سکتا ہے۔ کوئی ناواقف انسان کیسے کہ ان کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔ لیکن جنہوں نے تجربہ کیا ہے اور فائدہ اٹھایا ہے۔ انکی شہادتیں موجود ہیں۔ اور وہ بڑے زور کے ساتھ اثبات کی تصدیق کرتے ہیں

کہ بعض خاص آیتوں سے بڑی بڑی مشکلات حل ہو جاتی اور بڑے بڑے فوائد پہنچتے ہیں تو آیات کے

## خاص اثرات

کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ مگر ساتھ ہی اس کے یہ بھی ہے کہ کوئی نہیں بتا سکتا کہ ان کے اثرات کیوں ہیں۔ اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ ہر شخص کو نہیں بتایا جا سکتا کیونکہ یہ ایسی باتیں ہیں۔ جن کے سمجھنے میں

## ذوق اور تجربہ

کو دخل ہے۔ اس کی وجہ اسی کی سمجھ میں آ سکتی ہے۔ جو ذوق اور تجربہ رکھتا ہو۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسا کہ ہم کسی کو یہ بتانا چاہیں کہ مٹھاس کیا ہوتی ہے اگر کسی نے کبھی میٹھا چکھا ہی نہیں۔ تو ہم اسے زبانی طور پر ہرگز نہیں سمجھا سکتے۔ کہ مٹھاس کیا ہوتی ہے ہاں جس نے چکھا ہو۔ اس کو مٹھاس کی کمی یا زیادتی بتائی جا سکتی ہے۔ اسی طرح ایک ایسا شخص جس کی آنکھیں ہیں۔ اور جس نے سورج کی روشنی دیکھی ہے اسکو بتا سکتے ہیں۔ کہ فلاں روشنی مدہم تھی یا تیز۔ فلاں سیاہی مائل تھی یا سبزی۔ فلاں سفیدی مائل تھی یا زردی۔ غرض اُسے کئی کیفیتیں روشنی کی بتلائی اور سمجھائی جا سکتی ہیں لیکن جو جنم کا اندھا ہو۔ اس کو کچھ نہیں سمجھا سکتے۔ تو ایسے امور جو ذوق سے تعلق رکھتے ہیں۔ بلحاظ اس کے کہ ایمانیات سے تعلق نہیں رکھتے۔ ایسے ہی لوگوں کی سمجھ میں آ سکتے ہیں۔ جنہوں نے ایک حد تک ان کا تجربہ کیا ہو اور کسی قدر مزا چکھا ہو۔ انہی امور میں سے ایک

## دُعاؤں کے قبول ہونے کے خاص اوقات

ہیں۔ ہر شخص یہ نہیں سمجھ سکتا۔ کہ کیا وجہ ہے کہ جمعہ کے دن دعا قبول ہونے کی ایک خاص گھڑی ہوتی ہے البتہ بعض ایسی باتوں کو لوگ سمجھتے ہیں۔ جن کی کوئی وجہ انہوں نے قرار دے لی ہوتی ہے۔ مثلاً یہ سمجھتے ہیں کہ رات کو خدا تعالےٰ دعا خاص طور پر سنتا ہے کیوں اس لئے کہ رات کو انسان جاگتا اور تکلیف

اُٹھاتا ہے۔ لیکن دراصل دعا کے قبول ہونے کی یہ وجہ نہیں ہے۔ کیا اگر کوئی شخص دس پندرہ میل دوڑ کر دعا مانگے۔ تو اس کی دعا اس لئے قبول ہو جائیگی کہ اس نے تکلیف اُٹھائی ہے۔ یا اگر کوئی ساری رات جاگتا رہے۔ اور دن کو دُعا مانگے۔ تو اس کی دُعا قبول ہو جائے گی۔ نہیں۔ کیونکہ صرف رات کا جاگنا اور تکلیف اُٹھانا دُعا کے قبول ہونے کا باعث نہیں۔ گو ایک حد تک یہ بھی درست ہے کہ رات کو جاگنے اور تکلیف اٹھانے سے دعا قبول ہوتی ہے مگر دعا کے قبول ہونے کی اصل وجہ یہی نہیں ہے۔ ورنہ اگر یہ وجہ ہوتی۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ جتنی کوئی زیادہ تکلیف اُٹھاتا۔ اُتنی ہی جلدی اس کی دُعا قبول ہوتی پھر جمعہ کی دُعا ہے۔ عرفات کی دعا ہے۔ کعبہ پر پہلی نظر پڑنے کے وقت کی دُعا ہے۔ ان اوقات کی دعائیں کیوں خاص طور پر قبولیت کا شرف حاصل کرتی ہیں۔ ان کی کوئی وجہ نہیں سمجھائی جا سکتی۔ کیونکہ دراصل یہ ذوق سے تعلق رکھنے والی باتیں ہیں اور جو ذوق نہ رکھتا ہو۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ سکتیں ؞

اس میں شک نہیں کہ ان واقعات کا دُعا کے ساتھ خاص تعلق رکھنے کا ظاہری طور پر انکار کوئی ناواقف سے ناواقف ہی مسلمان کرے تو کرے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ بہت کثرت سے لوگ ان کا عملاً انکار کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے اور انکی طرف توجہ نہیں کرتے۔ تو باوجود اس کے کہ زبان سے مانتے ہیں کہ ایسے اوقات اور گھڑیاں مقرر ہیں۔ جنہیں دعائیں خاص طور پر منظور ہوتی ہیں۔ لیکن عملی طور پر کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ وجہ یہ کہ چونکہ اس کو چہ سے ناواقف اور اس مذاق سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں اس پر یقین نہیں ہوتا حالانکہ اگر کوئی شخص ذرا اس طرف ڈہل جائے۔ تو معلوم کر سکتا ہے۔ کہ واقعہ میں ان اوقات میں دعائیں کرنے سے بہت بڑا فائدہ ہوتا ہے ؞

دُعاؤں کی قبولیت کے ساتھ تعلق رکھنے والے اوقات میں سے ایک

## آج کا دن

بھی ہے۔ جو اس لحاظ سے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ اس دن خاص طور پر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور میں نے سفر حج میں اس دن کو دُعاؤں کی قبولیت میں بہت بڑا دخل رکھتا دیکھا ہے۔ اور اس دن ایسی کیفیات دیکھنے میں آئی ہیں کہ کسی اور وقت میں بہت ہی کم دیکھی گئی ہیں پس میں اپنے تجربہ کی بناء پر

## تمام دوستوں کو نصیحت

کرتا ہوں کہ آج کا دن چونکہ خاص خصوصیت رکھتا ہے اس لئے اس سے فائدہ اُٹھائیں۔ یُوں تو دُعائیں کرنے کا ہر روز ہی حکم ہے۔ مگر اس دن سے خاص طور پر فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ اپنے عزیزوں۔ دوستوں۔ رشتہ داروں کے لئے دُعائیں کی جائیں۔ اس کے ساتھ ہی اسلام کی ترقی۔ دین کی اشاعت کے لئے اور ان بھائیوں کے لئے جو دین کی ترقی کے لئے خواہ اپنے گھروں میں خواہ باہر جا کر کوشش کر رہے ہیں۔ دُعائیں کریں کہ خدا تعالےٰ انہیں کامیاب کرے ؞

---

# کلام امام

## نصیحت سے فائدہ اٹھانے کے لئے توجہ سے سُننے کی ضرورت ہے۔

۵ ستمبر ۱۹۱۹ء کو جمعہ کے دن بعد نماز عصر ایک خطبہ نکاح پڑھنے سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے حسب ذیل تقریر فرمائی :-

اسوقت کھڑا تو میں ایک خطبہ نکاح پڑھنے کی غرض سے ہوا ہوں ۔ مگر اس سے پہلے میں ایک اور بات کہنی چاہتا ہوں ۔ جو آج ہی میرے دل میں ڈالی گئی ہے ۔ میں نے بہت دفعہ بیان کیا ہے ۔ کہ کسی وعظ یا نصیحت کے سُننے سے اسوقت تک کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا ۔ جب تک کہ فائدہ اٹھانے کی غرض اور نیت سے اُسے نہ سُنا جائے بہت لوگ سنتے ہیں ۔ مگر آخر ان کی وہی حالت ہوتی ہے ۔ کہ گویا کچھ سنا ہی نہیں ۔ شاید وہ اس کو معمولی بات سمجھتے ہوں ۔ لیکن قرآن کریم اس کو نہایت

### خطرناک بیماری

قرار دیتا ہے ۔ اور کفار اور منافقین کی صفت بیان کرتا ہو چنانچہ فرماتا ہے ۔ جب وہ رسول کی مجلس سے باہر نکلتے ہیں تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ ماذا قال کیا کہتے تھے ۔ حالانکہ خود وہاں بیٹھے ہوتے ہیں ۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ باوجود بیٹھنے کے انکے خیالات اور طرف لگے ہوتے تھے ۔ اور جو کچھ مجلس میں بیان ہوتا ۔ اسکی طرف توجہ نہ کرتے تو یہ ایک

### بہت بڑا نقص

ہے ۔ جسکی وجہ سے ایسے آدمی کسی صداقت سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے ۔ جو لوگ توجہ اور غور سے اور فائدہ اٹھانے کی غرض سے سنتے ہیں وہ تو چھوٹی سے چھوٹی بات سے بھی فائدہ اٹھا لیتے ہیں ۔ لیکن جو فائدہ نہیں اٹھانا چاہتے وہ سب انبیاء بلکہ ملائکہ سے بھی کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے نصیحت حاصل کرنیوالا انسان تو ایک بچہ کی بات سے بھی نصیحت حاصل کر سکتا ہے ۔ لیکن نہ کرنے والا

### سید ولد آدم

کی باتیں بھی سنتا رہا لیکن کوئی فائدہ نہ اٹھا سکا ۔ تو توجہ سے سُننے سے فائدہ ہوتا ہے ۔ ورنہ خواہ کوئی ساری عمر ایک ہی بات سنتا رہے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا ۔ دیکھو حضرت مسیح موعود نے جب دعویٰ کیا ۔ اسوقت اپنی صداقت کے ثابت کرنے کے لئے جو دلائل دئے ۔ بعد میں انکے علاوہ کوئی نئے دلائل نہیں پیدا کر لئے تھے ۔ آپ نے اپنے دعوےٰ کے دلائل کی بنیاد ازالہ اوہام میں رکھی ہے ۔ مگر بہت کم لوگ ہیں ۔ جو اس کو پڑھ کر احمدی ہوئے ۔ اس کے بعد زیادہ سے زیادہ احمدی ہوتے گئے ۔ اسکی وجہ یہی ہے ۔ کہ پہلے لوگوں نے جو کچھ سنا ۔ اسپر غور نہ کیا ۔ لیکن بعد میں کسی نیکی کی وجہ سے توجہ کے ساتھ سُنا اسلئے سمجھ آگئی ۔ یہ بھی ممکن ہے کہ پہلے صداقت کو قبول کرنے سے خدا نے گناہوں کی وجہ سے محروم رکھا ہو ۔ لیکن بہر حال کوئی وجہ ہو ۔ اسمیں شک نہیں کہ جو لوگ بعد میں احمدی ہوئے اور ہو رہے ہیں وہ اسلئے نہیں کہ انہیں حضرت مسیح موعود کی صداقت کی کوئی نئی دلیل معلوم ہوتی ہے ۔ دلائل تو وہی ہیں جو پہلے دیجاتی تھیں لیکن پہلے چونکہ ان پر توجہ نہیں کیجاتی تھی ۔ اسلئے فائدہ نہیں ہوتا تھا ۔ حتیٰ کہ ایک دن آگیا ۔ جبکہ غور و فکر سے کام لیا گیا تو انہیں دلائل سے تسلی ہوگئی ۔ پس جب تک کسی بات کو توجہ سے نہ سُنا جائے ۔ اسوقت تک اسپر عمل نہیں کیا جا سکتا ۔ اور جب تک عمل نہ کیا جائے ۔ اسوقت تک اس سے کچھ فائدہ حاصل ہو سکتا ۔

میں نے آج آپ لوگوں کو نصیحت کی تھی کہ آج کا دن دعاؤں کی قبولیت کے لئے خاص فضیلت رکھتا ہے اس سے فائدہ اٹھاؤ یہ گو میرا اپنا ذوق ہو یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہو یا صلحائے اُمت جو گذرے ہیں ان کا طریقہ ہو ۔ اسکو ہم نہیں چھیڑتے ۔ مگر بہر حال کہنے والا جو تھا اسکے نزدیک تو یہ ایک

### ضروری اور قابل عمل

بات تھی ۔ جن کو سنائی گئی تھی وہ اسپر عمل کریں یا نہ کریں ۔ یہ انکے اپنے اختیار یا اعتقاد کی بات تھی یا کچھ ایسے لوگ ہوں جو عادت نہ ہونے کی وجہ سے زیادہ دیر تک بیٹھ کر دعا نہیں کر سکتے یا بیماری یا کسی اور وجہ سے نہیں بیٹھ سکتے ۔ لیکن انہیں یہ تو سمجھنا چاہیئے کہ کہنے والا تو ضرور اسپر عمل کریگا ۔ اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریگا ۔ مگر افسوس ہے ۔ کہ عصر سے کچھ دیر پہلے مجھے ایک رقعہ ملا ۔ جسمیں ایک معمولی بات کے متعلق جس سے نہ کوئی دینی فائدہ متصور ہو سکتا ہے نہ دنیوی ۔ کہا گیا ہے کہ اگر آپ عصر کے وقت تقریر کریں ۔ تو بہت احسان ہوگا ۔ گویا رقعہ لکھنے والے کے نزدیک میں دوسروں کو تو اسوقت دُعائیں کرنے کی نصیحت کرتا ہوں ۔ مگر خود ایسی باتوں پر تقریر کرنا شروع کر دوں ۔ جس سے نہ کوئی دین کا فائدہ نہ دنیا کا ۔ دراصل رقعہ لکھنے والے نے میری اس نصیحت کو سُنا نہیں ۔ جو میں نے آج ہی خطبہ جمعہ میں کی ہے یا اگر سُنا ہے تو وہ مطلب نہیں سمجھا ۔ جو میں سمجھانا چاہتا تھا ۔ ایسا شخص اگر خود اس نصیحت کو قابل قبول نہیں سمجھتا ۔ تو نہ قبول کرے ۔ لیکن اتنا تو خیال کرے کہ کہنے والا جب دوسروں کو اسپر عمل کرنیکی نصیحت کرتا ۔ اور اسکی فضیلت سے آگاہ کرتا ہے ۔ تو وہ خود کیوں نہ اس سے فائدہ اُٹھائیگا ۔ اگر اسے یہ خیال ہوتا تو اس قسم کا رقعہ نہ لکھتا ۔ پس میں آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر کسی بات سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو اسے غور اور توجہ سے سنو تاکہ اسپر عمل کر سکو ۔

خطبہ جمعہ میں مجھے یہ کہنا یاد نہیں رہا کہ

### آج کی رات

بھی بہت مفید ۔ اور بابرکت ہے ۔ ایک محاورہ ہے ۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس رات کو زندہ کیا کرتے تھے یعنی جاگا کرتے تھے بر حج کے موقعہ پر مزدلفہ میں تو لوگ ساری رات جاگتے ہی ہیں مگر یوں بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جاگا کرتے تھے ۔ پس یہ رات بھی تسبیح و تحمید اور دُعاؤں کی قبولیت کے لئے خاص درجہ رکھتی ہے اس سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیئے ۔

خطبہ نکاح چونکہ اپنے اندر ایسی نصائح رکھتا ہے جو قلب کے صاف اور اعمال کے درست کرنے کے ساتھ خاص تعلق رکھتی ہیں ۔ بلکہ ان کا

### ساری زندگی

کے ساتھ تعلق ہے ۔ اس لئے میں نے اس کام کو اس کے خلاف نہیں سمجھا ۔ جسکے کرنے کے لئے آپ لوگوں کو کہا ہے ۔ بلکہ ممد و معاون سمجھا ہے ۔ کیونکہ اس میں خدا کی تحمید اور تسبیح علی الاعلان بیان کیجاتی ہے ۔ اور ایسے امور پر توجہ مبذول ہوتی ہے جو قلب اور روح کو صاف کرنیوالے اور نیکی کی طرف توجہ دلانیوالے ہیں ۔ پس یہ بھی ایک ذکر ہے ایک عبادت ہے کیونکہ اسمیں بھی اپنے گناہوں کی معافی مانگی جاتی ۔ اور خدا تعالیٰ کی

# فہرست نومبائعین

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۹ء سے شروع ہوتا ہے۔ مگر اسکو بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان میں آکر بیعت کرتے ہیں۔ ان کے نام محفوظ رکھنے کی اسوقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کیگئی۔ پھر بعض دفعہ بیعت کرنیوالوں کے نام مہتمم ڈاک کی فہرست سے بھی کسی نہ کسی باعث سے رہ جاتے ہیں۔ دفتر الفضل کو جسقدر نام مہیا ہو سکتے ہیں۔ ان کو شائع کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ انہی کا نمبر شمار ہے۔

(ایڈیٹر)

## بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۱۹ء

| نمبر | نام | مقام |
|---|---|---|
| ۹۰۱ | لال خان صاحب۔ | ضلع گجرات |
| ۹۰۲ | غلام احمد صاحب۔ | " لدھیانہ |
| ۹۰۳ | نور بی بی۔ | " رہتک |
| ۹۰۴ | میاں عبد الغفور صاحب۔ | " اٹک |
| ۹۰۵ | غلام محمد صاحب۔ | " گوجرانوالہ |
| ۹۰۶ | رحمان بی بی۔ | " " |
| ۹۰۷ | بیگم بی بی | " گجرات |
| ۹۰۸ | حسن الدین صاحب | " گوجرانوالہ |
| ۹۰۹ | محمد امین صاحب | ملک بلوچستان |
| ۹۱۰ | شیخ عبد اللطیف صاحب | ضلع مونگھیر |
| ۹۱۱ | وزیر حسن صاحب۔ | بوگرا بنگال |
| ۹۱۲ | تاج الدین صاحب | ضلع امرتسر |
| ۹۱۳ | رابعہ بی بی | " پشاور |
| ۹۱۴ | محمد علی خان صاحب | " ہوشیارپور |
| ۹۱۵ | عبد النبی صاحب | " گلبرگہ |
| ۹۱۶ | خوشی محمد صاحب | " لائل پور |
| ۹۱۷ | بخت بی بی | " لاڑکانہ |
| ۹۱۸ | کرم بی بی | " " |
| ۹۱۹ | عبد الحق صاحب | " ہوشیارپور |
| ۹۲۰ | جلال الدین صاحب | " لائل پور |
| ۹۲۱ | شاہ محمد صاحب | ضلع جموں |
| ۹۲۲ | عبد اللہ صاحب | مالابار |
| ۹۲۳ | بیگم جان صاحبہ اہلیہ ماسٹر شیخ محمد صاحب | بصرہ |
| ۹۲۴ | اہلیہ ابو محمد مظفر صاحب | لاہور |
| ۹۲۵ | راج محمد صاحب۔ | محبوب نگر |
| ۹۲۶ | منشی نور محمد صاحب | دموہ |
| ۹۲۷ | خیر الدین صاحب | ضلع لدھیانہ |
| ۹۲۸ | ہمشیرہ سید عبد الغفار صاحب۔ | مونگھیر |
| ۹۲۹ | جمعدار محمد نذیر صاحب | " گوجرانوالہ |
| ۹۳۰ | عظمت بی بی | " ہوشیارپور |
| ۹۳۱ | ابراہیم صاحب | " گوجرانوالہ |
| ۹۳۲ | فضل الٰہی صاحب | " " |
| ۹۳۳ | مریم بی بی | " " |
| ۹۳۴ | زینب بی بی | " " |
| ۹۳۵ | نتھو صاحب | " لائل پور |
| ۹۳۶ | رحما صاحب | " گوجرات |
| ۹۳۷ | محمد سعید صاحب | رمادی |
| ۹۳۸ | مرا برمش پرلی کٹی | مالابار |
| ۹۳۹ | سید عبد الرحمان صاحب | ضلع گورداسپور |
| ۹۴۰ | شیخ شادیخان صاحب | " " |
| ۹۴۱ | علی محمد صاحب | " سیالکوٹ |
| ۹۴۲ | محمد دین صاحب | " شاہ پور |
| ۹۴۳ | حافظ عبد الرحمٰن صاحب قادری | شیموگہ |
| ۹۴۴ | سید نصیر سر ابن سید یاخوب | " |
| ۹۴۵ | محمد عبد اللہ صاحب | " |
| ۹۴۶ | سید حسین صاحب | " |
| ۹۴۷ | عبد المجید صاحب | " |
| ۹۴۸ | محمد عثمان صاحب | " |
| ۹۴۹ | فضل حق صاحب | " |
| ۹۵۰ | اسمٰعیل خان صاحب | " |
| ۹۵۱ | پیر خان صاحب مداری | " |
| ۹۵۲ | حلیمہ | " |
| ۹۵۳ | صفیہ | " |
| ۹۵۴ | حبیب النساء | " |
| ۹۵۵ | زہرۃ النساء | شیموگہ |
| ۹۵۶ | رقیہ بی بی | " |
| ۹۵۷ | رحمت النساء | " |
| ۹۵۸ | زینب بی بی | " |
| ۹۵۹ | رحیم النساء | " |
| ۹۶۰ | میر احمد اللہ صاحب | " |
| ۹۶۱ | سید مدار صاحب | " |
| ۹۶۲ | مختار احمد صاحب | سہارنپور |
| ۹۶۳ | رفیق احمد صاحب | " |
| ۹۶۴ | منشی غلام محمد صاحب | ضلع ہوشیارپور |
| ۹۶۵ | ڈاکٹر محمد شفیع صاحب | " سیالکوٹ |
| ۹۶۶ | اللہ جوایا صاحب | " گوجرانوالہ |
| ۹۶۷ | بہاول صاحب نمبردار | " " |
| ۹۶۸ | محبت | " " |
| ۹۶۹ | مولوی عمر الدین صاحب | " میمن سنگھ |
| ۹۷۰ | اہلیہ صاحبہ عبد القادر صاحب | لاہور |
| ۹۷۱ | تمیز الدین صاحب | " جلپائی |
| ۹۷۲ | محمد فاضل صاحب | " بیلی بھیت |
| ۹۷۳ | محمد نعیم صاحب | مونگھیر |
| ۹۷۴ | خوشی محمد صاحب | ضلع گجرات |
| ۹۷۵ | غلام محمد صاحب۔ | " " |
| ۹۷۶ | عائشہ بی بی | " " |
| ۹۷۷ | عطا محمد صاحب | " " |
| ۹۷۸ | سوہنا | " " |
| ۹۷۹ | مسماۃ رانی | " " |
| ۹۸۰ | جیواں بی بی | " " |
| ۹۸۱ | فضل کریم صاحب | " " |
| ۹۸۲ | فضل حسین صاحب | " " |
| ۹۸۳ | فضل کریم صاحب | " " |
| ۹۸۴ | رحمت | " " |
| ۹۸۵ | والدہ غلام محمد صاحب | " " |
| ۹۸۶ | ہمشیرہ " " | " " |
| ۹۸۷ | بنت مولوی ابو الاحمد صاحب | بھاگلپور |

(باقی آئندہ انشاء اللہ العزیز)

اشتہار

# حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ فرماتے ہیں

"جیسا کہ احباب کو معلوم ہو گا۔ میاں فخر الدین صاحب ملتانی نے ایک حمائل مترجم چھپوا کر ابھی حال میں شائع کی ہے اس کے ترجمہ کا کام جیسا کہ ان دونوں علماء کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب اور حافظ روشن علی صاحب کی مدد اور ہدایت سے ہوا ہے اور گو عملاً انہی کا کیا ہوا ترجمہ نہ ہو۔ مگر نگرانی سے بھی بہت کچھ اصلاح ہو جاتی ہے۔ اور میں نے بھی بعد طبع اس کو متعدد مقامات سے دیکھ کر یہ نتیجہ نکالا ہے کہ سردست

**جماعت کی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے یہ ایک عمدہ کام ہوا ہے۔** حاشیہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان کتب کے صفحات کے حوالجات بھی دئے گئے ہیں۔ جنہیں اس صفحہ کی آیات کی تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے۔ اور

**یہ ایک بہت بڑی خوبی ہے**

بشرطیکہ کوئی اس سے یہ نفع حاصل کرے

**بہرحال یہ حمائل موجودہ ضروریات کے لئے بہت کارآمد ہے**

اور میں احباب سے سفارش کرتا ہوں کہ وہ اس کی خریداری میں حصہ لے کر

**میاں فخر الدین کی مدد کریں کیونکہ یہ کام بڑے صرف سے ہوا ہے۔ اور وہ مستحق ہیں کہ ان کی پوری طرح مدد کی جاوے** تاکہ ان کو بھی اور دوسرے کام کرنیوالوں کو بھی کام کرنے کا حوصلہ پیدا ہو"

خاکسار **مرزا محمود احمد**

حمائل مجلد کپڑا للعہ ۔ مجلد چرمی سنہری ۔ مجلد چرمی مع سفید اوراق ہر صفحہ میں صہ عہ ہے

علاوہ ازیں قادیان کے ہر دفتر مثلاً میگزین۔ ترقی اسلام تشحیذ۔ الفضل۔ دفتر تیسیر نا القران و دیگر کتب فروشوں کی شائع شدہ کتب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف ایجنسی ہذا کی معرفت طلب کریں۔ متفرق طور پر منگانے میں جو محصول ڈاک خرچ ہوتا ہے۔ صرف ایک یعنی ایجنسی ہذا کی معرفت منگانے سے محصولڈاک میں کفایت رہیگی

**محمد فخر الدین ملتانی مہتمم احمدیہ بک ایجنسی قادیان**

---

## ایم ایس مجید پنجاب فکٹری لاہور

سے ضعف دماغ اور کمی حافظہ اور عوارضات مثانہ کے مفید ترین مشورے صاحب استطاعت جوابی کارڈ اور عوام الناس سفید کارڈ لکھکر مفت حاصل کریں اور اپنے دماغ اور حافظہ کی طاقت کو ترقی دیں۔ تندرستی ایک نعمت عظمٰی ہے صحت کی قدر کرو اور موقعہ ہاتھ سے نہ دو

---

## رفیق حیات

مایوس العلاج مریضوں کو سچی ہمدردی اور دیانتداری کے ساتھ مفت مشورہ دینے کے علاوہ علمی۔ طبی۔ اخلاقی علوم پر بحث کرنیوالا واحد ماہواری رسالہ ہے۔ جو ہر ماہ کی ۲۵ تاریخ کو قادیان سے شایع ہوتا ہے۔ اطبار کو خصوصاً اور دوسرے اصحاب کو عموماً اس رسالہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اس کا سالانہ چندہ صرف عہ روپیہ۔ نمونہ کے لئے ۲ کے ٹکٹ آنے چاہیئیں

**رفیق حیات قادیان**

---

## سامان ہائی سکول و دفاتر کے لئے احمدیوں کا

## اپنا کارخانہ

احمدی بھائیوں کی خدمت میں جو کہ سکولوں یا دفاتر میں دسترس رکھتے ہوں۔ اطلاع دیجاتی ہے کہ کارخانہ ہذا میں حسب ذیل چوبی سامان بنکر طیار رہتا ہے۔

(۱) سنگل ڈیسک — (۷) سائنس المارہ
(۲) ڈبول ڈیسک — (۸) ایوارنگ شیلف
(۳) ٹیچر ڈیسک — (۹) میپ ریک
(۴) اسٹول — (۱۰) میپ سٹینڈ
(۵) لیکچر گیلیری — (۱۱) بال فریم
(۶) سائنس ٹیبل — (۱۲) فاٹیل باسکٹ

بوقت ضرورت طلب فرمادیں۔ ملنے کا پتہ

**ایم فیض احمد اینڈ سنز۔ کشمیر سٹیٹ ورکس جموں۔ توی**

---

## زیر طبع

درثمین اردو مکمل ۔ درثمین اردو کا دوسرا دلربا ایڈیشن
گلدستہ احمدیہ حصہ اول ۔ شعراء کی غزلیات کا مجموعہ
احمدی کامن ہر دو حصہ ۔ مصنفہ بابو جی بی بی صاحبہ۔ سیالکوٹ
اظہار الحق ۔ پنجابی تبلیغی ٹریکٹ۔
علم القرآن ۔ ایک نیا عربی قاعدہ مصنفہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی

تمام درخواستیں بنام

**محمد یامین تاجر کتب قادیان دارالامان**

---

## دارالامان میں مکان بنانیوالوں کے لئے خاص رعایت

میں دارالامان قادیان میں بھٹہ کا کام کرتا ہوں جو احمدی بھائی مکان بنانا چاہیں وہ مجھ سے بطور بیع السلم اینٹیں خریدیں ۱۵ دسمبر تک پیشگی قیمت جمع کرنے والوں کو آخر ماہ نومبر کو بھٹہ پر للعہ ہزار کے نرخ سے اینٹ درجہ اول دونگا (دس فیصدی روڑہ ہو گا) آجکل نرخ قادیان میں معہ ہزار ایسی اینٹ کا ہے۔

**مستری عبدالرحمٰن ٹھیکیدار۔ احمدیہ بھٹہ قادیان**

## اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ اور ست سلاجیت

ممیرے کی تصدیق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے کی۔ اور سرمہ کی ترکیب انہوں نے ہی بتلائی ہے اور فرمایا کہ "یہ برائے امراض چشم بسیار مفید است" ممیرے کی قیمت فی تولہ ۶ عـه۔ سرمہ فی تولہ عار ست سلاجیت فی تولہ ۸ عـه۔ مقوی اعضائے رئیسہ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و دق شیخوخیت۔ قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ اور درد مفاصل کے لئے مفید ہے۔

المشتہر۔ احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان دارالامان

---

## ضرورت ملازمین

اسوقت اُمور عامہ کے ذریعہ مندرجہ ذیل کام سے واقف لوگ ملازم ہو سکتے ہیں۔ بہت جلد اپنی اپنی درخواستیں امور عامہ میں بھجوا دیں۔

۱۔ ایک مڈل پاس دفتر کے کام سے واقف منشی کی ضرورت ہے۔ جو قادیان میں ایک احمدی ٹھیکیدار اپنے حساب کتاب کے لئے ملازم رکھنا چاہتے ہیں۔ تنخواہ ۱۵ عـه روپیہ ماہوار۔ ترقی ۲۰ عـه روپیہ ماہوار تک ہو سکتی ہے۔

۲۔ بٹالہ میں ایک احمدی دوست ایک ایسا ملازم رکھنا چاہتے ہیں۔ جو دوا سازی کے کام سے واقف ہو۔ اور محنتی ہوشیار دیانت دار ہو۔ تنخواہ کھانا اور مبلغ ۸ عـه ماہوار دینگے۔ ترقی بیس روپے تک ہو سکتی ہے۔ تنخواہ کی بجائے وہ اپنے کارخانہ میں حصہ بھی دے سکتے ہیں۔ لیکن اعتماد کے بعد۔

۳۔ بٹالہ کے لئے ایک ایسے زمیندار کی ضرورت ہے۔ جو زمین کی کاشت وغیرہ کے کام سے واقف ہو۔ تنخواہ بارہ روپے ماہوار۔

۴۔ ضلع ملتان کے ایک احمدی دوست کو چار ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جنھیں تیاری مکانات و کاشتکاری وغیرہ کے دستی کام سے عار نہ ہو۔ اور معمولی اُردو لکھے پڑھے کو ترجیح دیجائیگی۔ تنخواہ پندرہ روپے ماہوار۔

۵۔ بہاول پور ایک ٹھیکیدار کو دو منشی بھٹہ کے کام کے لئے چاہئیں۔ تنخواہ ۱۵ عـه یا ۲۰ عـه حسب لیاقت دیجاویگی۔

مرزا بشیر احمد۔ ناظر امور عامہ قادیان

---

## ممالک غیر کی خبریں

**آسٹروی صلحنامہ پر دستخط ہو گئے** (۱۰ ستمبر۔ سینٹ جرمین) آسٹروی صلح نامہ پر آج دستخط ہو گئے ہیں بعد کا تار مظہر ہے کہ ڈاکٹر رینر آسٹروی چانسلر نے سوا دس بجے صبح کو ایوان مصالحت میں صلحنامہ پر دستخط کر دئے۔ اس کے بعد امریکن اور برطانوی نمائندوں نے اپنے دستخط ثبت کئے۔

**جرمنی کے تاوان میں آسٹریلیا کا حصہ** (ملبورن۔ ۱۰ ستمبر) مسٹر ہیوز نے ممبران وزارت کو اطلاع دی ہے۔ کہ اگر جرمنی رقم تاوان کی پہلی قسط سنہ ۱۹۲۱ء میں ادا کر دے۔ تو اس میں آسٹریلیا کا حصہ ایک کروڑ پونڈ ہو گا۔ اور جب کل تاوان ادا ہو جائیگا۔ تو آسٹریلیا کا حصہ ۷ کروڑ پونڈ تک وصول ہو جائیگا۔

**پٹروگراڈ میں ہیضہ** سٹاک ہالم۔ ۸ ستمبر۔ پٹروگراڈ میں ہیضہ سے روزانہ ۲۵۰ اموات ہوتی ہیں۔

**ترکی خزانہ** (لنڈن ۸ ستمبر) اخبار ٹائمز کو قسطنطنیہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہاں یہ افواہ مشہور ہے کہ گورنمنٹ نے متعدد سرکاری خزائن کے فروخت کی تجویز کی ہے۔ جنمیں دہلی کا مشہور و معروف تخت طاؤس بھی شامل ہے۔ اخبارات کا بیان ہے کہ گورنمنٹ کو اس کے لئے سات لاکھ پچاس ہزار پونڈ پیش کئے گئے۔

**تخت طاؤس کے متعلق لارڈ کرزن کا خیال** (لنڈن۔ ۱۰ ستمبر) ٹائمز کو ایک مراسلت لکھتے ہوئے لارڈ کرزن تحریر کرتے ہیں کہ تخت طاؤس کی کہانی مجھے محض فسانہ معلوم ہوتی ہے تخت طاؤس ۱۷۴۷ء میں نادر شاہ کے قتل کے بعد توڑ دیا گیا تھا۔ اور اس کے ٹکڑوں کو یوسف علی کے اس تخت میں استعمال کیا گیا تھا۔ جو آج کل طہران کے عجائب خانہ میں ہے۔ لارڈ موصوف رائے دیتے ہیں۔ کہ اگر یہ تخت اصلی تخت طاؤس ہے۔ تو اسے دہلی کے لئے کلیتہً یا جزواً گورنمنٹ آف انڈیا والیان ریاست اور اہالیان ہند کو خرید لینا چاہئے۔ جو قیمت بتائی جا رہی ہے۔ وہ اگر کم نہیں ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ تخت پورا تخت طاؤس نہیں ہے۔ بلکہ اس کا ایک حصہ ہی ہے۔

**مسٹر ولسن اور عہدنامہ** (اوماہا۔ ۹ ستمبر) مسٹر ولسن نے عہدنامہ صلح میں ان چند شرائط کا ذکر کرتے ہوئے جو سینیٹ کے تعلقات خارجہ کی کمیٹی نے مرتب کی ہیں۔ کہا کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کو عہدنامہ کو موجودہ شکل میں قبول کرنا ہو گا یا قطعی چھوڑ دینا ہو گا

**مصر کے وزیر اعظم پر بم مارا گیا۔** اسکندریہ کا تار مظہر ہے۔ کہ مصر کا وزیر اعظم سعید پاشا موٹر کار میں سوار ہو کر اپنے دفتر کو جا رہا تھا مذہبی تعلیم حاصل کرنے والے ایک مصری طالب علم نے اس پر ایک بم پھینکا۔ بم کا خوفناک دھماکا ہوا۔ مگر سعید پاشا بالکل محفوظ رہا۔ طالب علم کو جس نے اس بم کو انگوروں کے ایک ٹوکرے میں چھپا رکھا تھا۔ گرفتار کر لیا گیا۔ شہر میں بالکل سکون ہے۔

**بوڈاپسٹ میں فاقہ کشی** (بوڈاپسٹ ۵ ستمبر) شہر بوڈاپسٹ فاقہ کشی میں مبتلا ہے۔ میونسپل گودام خالی پڑے ہیں۔ اور انمیں ایک انڈا تک نہیں جہاں ایک کروڑ ۲ لاکھ انڈے عموماً مل جایا کرتے تھے سامان خوراک ۳ ہزار ٹن کی بجائے چھ سو ٹن روزانہ پہنچ رہا ہے۔ ترکاریاں اکثر استعمال کی جاتی ہیں۔ اور حال میں کتے بھی کھائے گئے ہیں

( باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا )